

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلَا اَنْتَ يٰغُفُوْرٌ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ لَعْنُهُمُ اَللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ

PDFBOOKSFREE.PK

زید و کنہا

از قلم

حضرت مفتی محمد زید امین صاحب
علامہ الحاج مدظلہ

ناشر

دار الفکر بیچ الاسلام

مفتی آباد، شاہ کوٹ روڈ، کھرڑا قوالہ فیصل آباد

www.alqamaronline.com • www.islamforu.com • 04691-361860

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یزید کون تھا؟

خارجی لوگ یزید کو بڑا بڑا چڑھا کر پیش کرتے ہیں حتیٰ کہ اس کو امیر المومنین یزید اور پھر اس پر ہی بس نہیں بلکہ اس کو رضی اللہ عنہ کی ڈگری بھی دیتے ہیں۔ ﴿معاذ اللہ﴾

لیکن تعجب اس پر ہے کہ بعض سنی بھائی بھی یزید کے متعلق دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور یہ خارجیت کا اثر ہے اور ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول توقف ﴿یعنی احتیاطاً تکفیر و لعن سے سکوت﴾ اس سے دل کو تسکین دیتے ہیں کہتے ہیں دیکھو جی جب ہمارے ائمہ کرام نے یزید پر لعنت کرنے اور اسے کافر کہنے سے سکوت کیا ہے تو ہم کیوں اس کے معاملہ میں دخل دیں۔

لہذا فقیر نے سنی بھائیوں خصوصاً اپنی اولاد، احباب اور متوسلین کے لئے مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے۔ گاہِ گاہ اس کا مطالعہ رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ خارجیت کے اثر سے بچائے رکھے۔

بجاء حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ

قانون محبت ہے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے اور دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے۔ لہذا اے عزیز تو جنت کے سرداروں، حبیبِ خدا ﷺ کے جگر گوشوں، ان کی گود کے پالے ہوئے شہزادوں کے ساتھ جتنی محبت رکھے گا اتنا ہی تیرے دل میں ان کے دشمنوں کے ساتھ نفرت و عداوت پیدا ہوگی اور جتنا تو ان کے دشمنوں یزیدیوں کے متعلق دل میں نرم گوشہ رکھے گا اتنا ہی تیرے دل میں شہزادوں کی محبت کم ہوگی اور شہزادوں ﴿حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما﴾ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے کیوں نہ ہو جب کہ حبیبِ خدا ﷺ اسیدِ انبیاء ﷺ کی دعا ہے:

اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من

یحبهما۔ ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

یا اللہ میں ان دونوں ﴿حسن و حسین﴾ سے محبت کرتا ہوں
یا اللہ تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان دونوں سے محبت کرے تو اس

کے ساتھ بھی محبت کر لہذا اگر تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو ان

دونوں شہزادوں کے ساتھ سچی اور خالص محبت پیدا کر۔

وما ذالك على الله بعزیز۔

فقیر نے اپنے ان اکابر ہی کے اقوال پیش کئے ہیں جن اکابر کی تعلیمات کی برکت سے دنیا میں سُنَّیت قائم ہے ان اقوال مبارکہ کو پڑھ کر ہر مسلمان جان لے گا کہ یزید کون تھا۔

اقول وبالله التوفیق۔

①

سیدنا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ خامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول:

قال نوفل بن فرات كنت عند عمر بن

عبدالعزیز فذكر رجل یزید فقال امیر المومنین

یزید بن معاویة قال تقول امیر المومنین

وامربه فضرب عشرين سوطاً۔

﴿ما ثبت، بالسنة، تاریخ الخلفاء﴾

یعنی سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے سامنے کسی نے یزید کا ذکر ان الفاظ سے کیا امیر المومنین یزید بن معاویہ یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے۔ حکم دیا کہ اس کو پکڑو اور اسے بیس درے مارو تو اس شخص کو درے مارے گئے۔

(۲)

امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

جب یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو معہ ان کے فرزندوں اور عزیز واقارب رضوان اللہ علیہم اجمعین میدان کربلا میں شہید کر دیا اور حضرت امام زین العابدین بیمار تھے اور حضرت امیر المومنین آپ کو علی اصغر کہا کرتے تھے جب ان کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید بن معاویہ کے سامنے لائے اخزاء اللہ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا اے امام اہلبیت رحمت کیا حال ہے تو امام زین العابدین نے

فرمایا: اصبحنا من قومنا بمنزلة قوم موسى من

آل فرعون يذبحون ابنائهم ويستحيون
نسائهم۔ ﴿كشف المحجوب﴾

(۳)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ کا
ارشاد گرامی:

یزید بے دولت از زمرہ فسقہ است توقف در لعنت او

بنا بر اصل اہلسنت است کہ شخصے معین را گرچہ او کافر باشد تجویز

لعنت نہ کردہ اند مگر آنکہ یقین معلوم کنند کہ ختم او بر کفر بود کابی

لہب وامرأتہ نہ کہ اوشایان لعنت نیست ان الذین یؤذون اللہ

ورسلہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ﴿مکتوبات مجددیہ دفتر اول﴾

ترجمہ: یزید بد بخت فاسقوں کے گروہ سے ہے اس پر لعنت میں

توقف کرنا یہ اہلسنت و جماعت کے اصول کی بنا پر ہے کہ کسی معین شخص

پر لعنت جائز نہیں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو ہاں اگر یقین سے معلوم ہو

کہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ ابولہب اور اس کی بیوی۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یزید مستحق لعنت نہیں ہے۔ ﴿بیشک وہ لعنت کا حقدار ہے﴾ قرآن مجید میں ہے بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لعنت ہے۔

(۴)

حافظ الحدیث امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک:

لعن اللہ قاتلہ وابن زیاد ومعہ یزید ایضاً۔

﴿تاریخ الخلفاء﴾

یعنی اللہ تعالیٰ امام حسین کے قاتل اور ابن زیاد اور یزید پر

لعنت کرے۔

(۵)

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں

فرماتے ہیں:

ثم كفر يزيد ومن معه بما انعم الله

عليهم وانتصبوا بعداوة آل النبي ﷺ وقتلوا

حسینا رضی اللہ عنہ ظلماً وکفر یزید بدین

محمد ﷺ یعنی پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کی

نعمتوں کے ساتھ ناشکری کی اور نبی اکرم ﷺ کی آل پاک کے دشمن

بن گئے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظلماً قتل کیا اور یزید نے

دین مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ کفر کیا۔ ﴿تفسیر مظہری﴾

(۶)

نیز حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

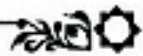
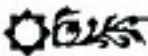
غرضیکہ کفر بریزید از روایات معتبرہ ثابت میشود پس او متحق

لعن است گرچہ در لعن گفتن فائدہ نیست لیکن الحب فی اللہ والبغض

فی اللہ متقاضی آنست۔ ﴿کلمات طیبات﴾

یعنی الغرض یزید پر کفر معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے لہذا یزید لعنت

کا حقدار ہے پھر اگرچہ یزید پر لعنت بھیجنے سے فائدہ نہیں لیکن الحب



فِي اللّٰهِ اَوَّلُ الْبَغْضِ فِي اللّٰهِ اِى لَعْنَتِ كَاتِقَا كَرْتِ
ہیں۔

(۷)

نیز حضرت شیخ محقق قدس سرہ نے فرمایا:

حاصل یہ کہ ہمارے نزدیک یزید پلید سب آدمیوں سے

بدتر و مبغوض ہے۔ اس بے سعادت نے وہ کام کئے ہیں کہ اس

امت سے کسی نے نہیں کئے بعد قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کے

اہلبیت کی اہانت کی اور اس نے مدینہ منورہ کے خراب کرنے کو

وہاں کے رہنے والوں کے قتل کرنے کو لشکر بھیجا اور بقیہ اصحاب

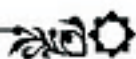
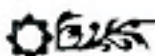
تابعین کے قتل کا حکم دیا۔ ﴿تکمیل الایمان مترجم﴾

(۸)

شیخ المحمد شین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کا ارشاد گرامی:

بعضے یزید شقی کے حال میں بھی توقف کرتے ہیں اور بعضے یزید اور



اس کے یاروں اور مددگاروں کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ وہ

مسلمانوں کے اتفاق سے امیر ہوا تھا۔ اس کی اطاعت امام حسین پر واجب تھی نعوذ باللہ من هذا الاعتقاد۔ حضرت امام حسین

کے ہوتے ہوئے یزید کیونکر امیر ہو سکتا تھا اور مسلمانوں کا اتفاق اس پر لب ہوا اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گروہ جو اس کے زمانہ میں موجود

تھا اور ان کی اولاد سب اس ﴿یزید﴾ کے منکر اور اس کی اطاعت سے خارج تھے۔ ایک جماعت مدینہ طیبہ سے جبراً و کرہاً شام میں اس کے

پاس گئی تھی اور اس نے ان کی بہت خاطر داری کی تھی لیکن جب انہوں نے اس کا حال دیکھا اور مال کی برائی معلوم کی اُلٹے پاؤں پھر آئے اور

اس کی بیعت توڑ دی اور کہا کہ یزید اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور تارک الصلوٰۃ و شراب خور اور زانی و فاسق و فاجر اور حرام عورتوں کو حلال کرنے

والا ہے۔ بعض نے کہا یزید پلید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور وہ ان کے قتل سے راضی نہ تھا اور ان کی شہادت

کے بعد وہ خوش و مسرور نہیں ہوا یہ بھی باطل و مردود ہے اس لئے کہ

عداوت اس شقی کی اہلبیت نبوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور خوشی ان

کے قتل سے اور ان کی اہانت کرنی یہ سب تو اتر کے درجے کو پہنچی ہے اور اس سے انکار تکلف و مکابرہ ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ امام حسین کا قتل کبیرہ گناہ ہے اس لئے کہ نفس مومن کا قتل کرنا کبیرہ ہے نہ کہ کفر اور لعنت کافروں کے ساتھ مخصوص ہے ایسا کلام کرنے والوں کے حال پر افسوس ہے کہ ان کو نبی ﷺ کے کلام پاک پر نظر نہیں کہ بغض و اہانت و ایذا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا بغض و اہانت و ایذا ہے وہ بیشک کفر و لعنت اور جہنم میں سزایاب ہوں گے۔ ﴿تکمیل الایمان مترجم﴾

⑨

علامہ تفتازانی کا ارشاد:

فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِي شَانِهِ ﴿يَزِيد﴾ بَلْ فِي

إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ.

﴿شرح عقائد نسفی﴾

یعنی بعض حضرات یزید پر لعنت کے متعلق توقف کرتے ہیں مگر ہم

توقف نہیں کرتے بلکہ یزید کے ایمان میں توقف کرتے ہیں۔ یزید پر
اور اس کے مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

(۱۰)

الحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس
سرہ نے فرمایا:

یزید پلید علیہ مالیستحقہ من العزیز

المجید۔ قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی

الکبار تھا۔ اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق و اتفاق ہے۔ صرف

اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ

عنه اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص

نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیت کریمہ سے اس پر سند

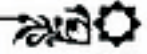
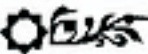
لاتے ہیں:

فهل عسیتم ان تولیتهم ان تفسدوا فی

الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم

اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم۔

شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا
 حرمین طہیین و خود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں مسجد
 کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین
 دن تک مسجد نبوی ﷺ بے اذان و نماز رہی مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں
 صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کئے گئے۔ کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف
 شریف پھاڑا اور جلا یا مدینہ منورہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز
 اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جگر پارے کو تین
 دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیسا ساذج
 کیا۔ مصطفیٰ ﷺ کے گود میں پالے ہوئے نازنین پر بعد شہادت
 گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارکہ چور ہو گئے سر انور کو جو کہ
 محمد مصطفیٰ ﷺ کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم
 محترم مندرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ
 اس خبیث کے دربار میں لائے گئے۔ اس سے بڑھ کر قطع رحمی اور زمین
 میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے



قرآن عظیم میں صراحتہ اس پر لعنہم اللہ فرمایا لہذا امام احمد بن

حنبل اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت بھی جائز نہیں کہ تکفیر اور امثال

وعیدات مشروط بعدم تو بہ لقولہ تعالیٰ: فسوف یلقون غیا

الامن تاب۔ اور تو بہ تادم غرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم

نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام

مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور

ضلالت و بے دینی صاف ہے بلکہ یہ انصافاً اس قلب سے متصور نہیں

جس میں محبت سید دو عالم ﷺ کا شتمہ ہو۔ وسیع علم الذین

ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی

مردود اور اہلسنت کا عدو عنود ہے۔ ﴿عرفان شریعت حصہ دوم﴾

۱۱

صدر الشریعۃ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی



صاحب بہار شریعت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزید پلید فاسق و فاجر مرتکب کبار تھا۔ معاذ اللہ اس سے اور
 ریحانہ رسول ﷺ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے کیا نسبت آجکل جو
 بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے۔
 ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود،
 خارجی، ناصبی، متحق جہنم ہے۔ ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت
 کرنے میں علماء کے تین قول ہیں اور ہمارے امام امام اعظم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوانہ کافر
 کہیں گے نہ مسلمان۔ ﴿بہار شریعت﴾

مندرجہ بالا اکابر نے یزید کو کن القاب سے یاد کیا

۱۔ یزید خبیث تھا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی

۲۔ یزید پلید تھا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی

۳۔ یزید پلید تھا۔ صدر الشریعہ

۴۔ یزید کبار کا مرتکب تھا۔ صدر الشریعہ

۵۔ یزید فاسق و فاجر تھا۔
 اعلیٰ حضرت بریلوی۔ صدر الشریعہ

۶۔ یزید شقی بد بخت تھا۔
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۷۔ یزید خدا تعالیٰ کا دشمن تھا۔
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

۸۔ یزید شرابی تھا، زانی تھا، حرام عورتوں کو حلال کرنے والا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۹۔ یزید اہلبیت کا دشمن تھا۔
 شاہ عبدالحق دہلوی

۱۰۔ یزید کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے۔
 سرکار داتا گنج بخش

۱۱۔ یزید نے صحابہ کرام و تابعین کے قتل کا حکم دیا تھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۲۔ یزید سب انسانوں سے بدتر اور مبغوض تھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۳۔ یزید بے سعادت تھا۔
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۴۔ یزید ناخلف تھا۔
 بوعلی شاہ قلندر

۱۵۔ یزید بد بخت تھا۔
 امام ربانی مجتہد دالہ ثانی

۱۶۔ یزید فاسقوں کے گروہ سے تھا۔
 امام ربانی مجتہد دالہ ثانی

۱۷۔ یزید لعنت کا حقدار ہے۔ امام ربانی مجید والف ثانی

۱۸۔ یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۱۹۔ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس دُرے لگوائے۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز

۲۰۔ یزید نے دین مصطفیٰ کے ساتھ کفر کیا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۲۱۔ امام حسین کے قاتل اور ابن زیاد اور یزید پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

علامہ سیوطی

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین



اہلسنت کے نزدیک یہ امر مسلم کہ کوئی کلمہ گو نماز و روزہ کرنے

والا اگرچہ کبائر کا ارتکاب کرتا ہو جب تک وہ ضروریات دین میں سے

کسی دینی ضروری امر کا انکار نہ کرے۔ یا یوں کہہ لیجئے جب تک اس

میں کوئی وجہ کفر نہ پائی جائے اسے مسلمان جاننا ضروری ہے کیونکہ

ارتکاب کبار سے مسلمان اسلام سے خارج نہیں ہوتا کہ اہلسنت کے نزدیک کفر و اسلام کے درمیان واسطہ نہیں ہے۔ لہذا قابل غور امر ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت و دیگر ائمہ حنفیہ یزید کو مسلمان نہیں کہتے اگر یزید میں کوئی وجہ کفر نہیں تھی تو اسے مسلمان جاننا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ یزید کی تکفیر و لعن میں توقف بر بناء اہلسنت احتیاطاً ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات ثابت کئے جیسا کہ الکوکبة الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ میں ہے اور باوجود اتنے کفریات ثابت کرنے کے فرماتے ہیں کہ احوط و اسلم یہی ہے کہ اس کی تکفیر نہ کی جائے اور ساتھ ہی یزید کو بھی نہ تھی کر دیا فرمایا: بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید کے ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند فرمایا۔ ﴿الکوکبة الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ ص: ۶۱﴾ الحاصل ائمہ حنفیہ کے احتیاطاً توقف سے یہ مطلب لینا کہ یزید علیہ ماعلیہ میں کوئی وجہ کفر نہ تھی سراسر غلط ہے ورنہ یزید کو شرعاً مسلمان ماننا ضروری ہوگا۔

تذیل

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ یزید کو مسلمان کہتے ہیں لیکن مندرجہ ذیل سیدنا امام غزالی کا قول مبارک بھی ملاحظہ ہو:

کوفہ کی حدود میں آپ ﴿سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ﴾

کا یزیدیوں سے مقابلہ ہوا اور مقام کربلا میں آپ شہید ہوئے
وہیں آپ کا مدفن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار در ہزار رحمتیں اور نعمتیں

اور رضوان اور سلام آپ پر نازل ہوں اور آپ کے ساتھ آپ
کی اہلبیت میں سے ایک جماعت کثیر کو ان ظالموں نے شہید کیا
۔ خُدا تعالیٰ آپ کے قاتل آپ کے قتل کا حکم کر نیوالے اور اس

کے ساتھ راضی ہونے والے سب پر لعنت کرے کیونکہ انہوں
نے آپ پر سخت ظلم کیا اور نہایت گرم روز میں پانی کا ایک قطرہ
تک آپ کے پاس پہنچنے نہ دیا۔ ظالم ہی کافر ہیں جن کی
نذمت میں خُدا تعالیٰ فرماتا ہے: **اللعنة الله على**

الظالمين۔ اور فرماتا ہے: **لا تحسبن الله غافلا عما**

يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ۔ اور فرماتا ہے: انما نملیٰ لهم
یزدادوا اثماً۔

اور جب یزیدیوں نے حضرت امام علیہ السلام کو شہید کیا اس وقت
سے امر خلافت اس خاندان سے بالکل منقطع ہو گیا اور یزید بلا شرکت
غیرے سلطنت اور دولت پر مسلط ہوا اور حیات مستعار کے چند روز اس
دارنا پائیدار میں گزار کر دارالہیود کو راہی ہوا۔

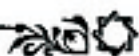
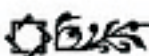
﴿مجربات امام غزالی۔ ص ۳۶۵﴾

اے میرے عزیز امام غزالی کے اس ایمان افروز ارشاد میں
سے خط کشیدہ الفاظ پر بار بار غور کرتا کہ تیرے دل میں خارجیت کا کوئی
اثر باقی نہ رہے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

اے میرے عزیز یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ قیامت کے دن
یزید پلید کی حمایت و طرفداری کچھ کام نہیں آئے گی اور اگر کسی کو توقع
ہے کہ یزید کی طرفداری کام آسکتی ہے تو وہ پچھلی رات اٹھ کر نفل پڑھ کر

دعا کیا کرے یا اللہ قیامت کے دن مجھے بھی یزید کے ساتھ رکھ ہو سکتا



ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کر لے اور اسے یزید کا ساتھ نصیب ہو

جائے۔ ہاں سیدنا امام عالی مقام شہید کربلا امام حسین سرکار کے ساتھ
محبت و عقیدت یقیناً یقیناً رنگ لائیگی کیوں نہ ہو جبکہ رحمۃ اللعالمین
سید المرسلین ﷺ کی دعا ہے: یا اللہ جو مسلمان ان دونوں شہزادوں کے
ساتھ محبت رکھے تو بھی اس مسلمان کے ساتھ محبت کر۔ اے عزیز یہ بھی
سوچ لے کہ محبت کا تقاضا کیا ہے! محبت کا تقاضا وہی ہے جو کہ آپ نے
امام اہلسنت مجتہد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے
ارشاد گرامی میں دیکھا کہ اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے یزید پلید کی
تکفیر کرنے والوں کی حمایت کر رہے ہیں اور دلائل سے قول تکفیر کر موید
و موکد کر رہے ہیں لعن و تکفیر کرنے والوں پر گویا خوش ہو رہے
ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجتہد دین و ملت قدس سرہ نے
ملفوظات مبارکہ میں فرمایا۔

سوال

اسماعیل دہلوی کو کیا سمجھنا چاہئے؟



(جواب)

میرا مسلک یہ ہے کہ وہ ﴿اسماعیل دہلوی﴾ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔

﴿المسلمو ظ حصہ اول﴾

الحاصل یہ کہنا کہ یزید میں کوئی وجہ کفر نہیں تھی یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اگر اس میں کوئی وجہ کفر نہ ہوتی توائمہ اہلسنت پر واجب تھا کہ اسے مسلمان کہتے کیونکہ اہلسنت کے نزدیک ایمان اور کفر میں واسطہ نہیں ہے۔

﴿ابوسعید غفرلہ﴾

(دعاء)

یا اللہ ہمیں اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ اور ان کی آل پاک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سچی محبت عطا کر اور ان کے بدخواہوں دشمنوں کے ساتھ دل میں عداوت و نفرت رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

والصلاة والسلام على حبيبہ سید المرسلین
شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین وعلى اله
واصحابہ اجمعین۔

(نوٹ)

اگر کسی کو اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو تو وہ رسالہ
”سعی السعید“ کا مطالعہ کرے جو کہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ سے دستیاب
ہے اس میں یزید کے متعلق حکم شرعی کے ساتھ سیدنا امام عالی مقام امام
حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل تفصیل سے درج ہیں یا پھر رسالہ ”یزید
اپنے کردار کے آئینے میں“ کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ حق واضح ہو
جائے گا۔

اہلسنت وجماعت اولیاء کرام، علماء عظام کے عقائد کا

مختصر بیان

اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے۔ ذات میں، صفات میں، افعال میں

اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی مستحق عبادت ہے کوئی دوسرا مستحق عبادت

نہیں۔ مگر عبادت اور چیز ہے اور ادب تعظیم اور چیز ہے۔ اسی لئے
مرزا غالب نے فرمایا ہے:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے ساتھ الفت و محبت کرتے ہیں تو
احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث
کی صحیح سمجھ عطا کرے تاکہ بلا وجہ اہل ایمان کو مشرک نہ بنائیں۔

حبیب خُدائید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول
ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں، خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی
پیدا نہیں ہو سکتا، نہ تشریفی نہ غیر تشریفی نہ ظلی نہ بروزی۔

حبیب خُدائید ﷺ کی امت ساری امتوں سے افضل ہے اور اس
امت میں سے سب سے بلند درجہ حضرات خلفاء راشدین کا ہے علی
ترتیب الخلافہ یعنی سب سے افضل افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا ابوبکر
صدیق ہیں پھر امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم ہیں پھر سیدنا عثمان غنی
ذوالنورین اور فاتح خیبر امیر المؤمنین سیدنا مولیٰ علی شیر خُداری رضی اللہ

تعالیٰ عنہم ہیں۔ ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ



عنہیں بھی رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کے اہلیت اور بشارت تطہیر میں

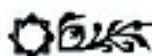
شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو جب یاد کیا جائے تو نیکی اور بھلائی کے ساتھ یاد کیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں کف لسان یعنی زبان کو بے ادبی سے روکنا واجب ہے۔

سید المرسلین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ یعنی جب بھی میرے صحابہ کا ذکر ہو تم اپنی زبانوں کو

روکو۔ اس فرمان واجب الايقان کے سامنے تاریخی روایات اور بے سرو پا حکایات کی کچھ وقعت نہیں ہے۔ لہذا کسی صحابی پر طعن و تشنیع جائز نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کے صحابی ہیں ان کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنا سراسر ہلاکت دین ہے۔ حضرت امیر معاویہ حضرت امیر المؤمنین حیدر کرار مولیٰ علی شیر خدا اکرم اللہ وجہہ الکریم کے ہم پلہ نہیں دونوں کے مراتب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حیدر کرار مولیٰ علی شیر خدا اکرم اللہ وجہہ الکریم تو خلفائے راشدین

میں شامل ہیں وہ باب مدینہ علم ہیں ان کے جزوی فضائل اتنے ہیں کہ



ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضور کے

صحابی ہیں اور صحابہ کرام سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

وكلأ وعد الله الحسنی۔ ﴿قرآن مجید﴾

صحابہ کرام کے درمیان جو اختلافات رونما ہونے والے تھے ان کے متعلق نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کر کے فیصلہ حاصل کر لیا تھا چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

سالت ربی عن اختلاف اصحابی من

بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک

عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها اقوی

من بعض ولكل نور فمن اخذ بشئ مما هم

علیه من اختلافهم فهو عندی علی ھدی۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے اپنے رب کریم سے پوچھا

یا اللہ میرے بعد میرے صحابہ کے مابین آپس میں اختلاف ہوگا تو کیا

حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی اے میرے حبیب تیرے

صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں کہ بعض میں نور زیادہ ہے اور بعض میں کم لیکن سب میں نور موجود ہے لہذا جو بندہ تیرے صحابہ کے اختلاف کے معاملہ میں سے کسی بات پر عمل کریگا۔ وہ بندہ ہدایت پر ہوگا۔

نیز سرکارِ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

اصحابی كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی میرے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں لہذا ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

نیز سید دو عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی

لا تتخذوہم غرضاً من بعدی فمن احبہم

فحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی

ابغضہم ومن آذاہم فقد آذانی ومن آذانی فقد

آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ۔

﴿ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی اے میری اُمت میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو یہ دو مرتبہ فرمایا ان صحابہ کو میرے بعد اپنی زبانوں کا نشانہ نہ بنا لینا ﴿ان کے حق میں زبان درازی مت کرنا﴾ کیونکہ جو کوئی میرے صحابہ کے ساتھ محبت کریگا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کریگا اور جو ان کے ساتھ بغض رکھے گا وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا ﴿یعنی اس کے دل میں میرا بغض ہوگا اس وجہ سے وہ صحابہ کرام سے بغض رکھے گا﴾ نیز جس نے میرے صحابہ کو زبان سے تکلیف دی لا ریب اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ اُسے ضرور پکڑیگا۔

اس ارشاد گرامی سے واضح ہوا کہ کسی صحابی کی شان میں زبان درازی کرنے والا حبیب خُدّ ﷺ کے ساتھ بغض رکھتا ہے اور خُدّ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو تکلیف دیکر دوزخ خرید رہا ہے

ہے۔ ایسے شخص کی یاد الہی نماز، روزہ، زہد و تقویٰ اور مراقبات وغیرہ کس گنتی شمار میں ہیں ایسا شخص تو لعنت کا حقدار ہے چنانچہ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے رسول اکرم رحمت مجسم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرمایا ہے:

من سب اصحابی فعليه لعنة الله

والملائكة والناس اجمعين۔

﴿مکتوبات مجددیہ مکتوب ۲۵۱﴾

یعنی رسول خد اسید انبیاء ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر خد تعالیٰ کی بھی لعنت فرشتوں کی بھی لعنت اور سب لوگوں کی بھی لعنت ہے۔

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ نے مکتوبات مجددیہ میں فرمایا: کہ رسول خد ﷺ نے حضرت معاویہ کے حق میں دعا فرمائی:

اللهم علمه الكتاب والحساب وقره العذاب۔

یا اللہ معاویہ کو حساب اور کتاب کا علم عطا کر اور اسے عذاب

سے بچالے اور اس حدیث پاک کے متعلق سیدنا امام ربانی قدس سرہ نے فرمایا: بہ اسناد ثقہ آمدہ است کہ اس کی سندیں ثقہ ہیں معتبر ہیں۔ سبحان اللہ حضرت امیر معاویہ تو حبیب خُدّی اللہ کی دعا سے عذاب الہی سے مامون ہو گئے اور ان کی شان میں زبان درازی کرنے والا عذاب الہی خرید رہا ہے۔

نیز سیدنا امام ربانی مجتہد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا:

امام مالک کہ از تابعین است و معاصر او و علم علماء مدینہ

شام معاویہ و عمرو بن العاص را بقتل حکم کردہ است۔

﴿مکتوبات مجتہد دیہ مکتوب۔ ص ۲۵۱﴾

یعنی امام مالک رضی اللہ عنہ جو کہ تابعین میں سے ہیں امام شعی کے معاصر اور مدینہ کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص کی شان میں زبان درازی کرنے والے کے متعلق قتل کا حکم دیا تھا۔ مگر یاد رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں لیکن یزید پلید صحابی نہیں ہے وہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا

جیسا کہ اکابر کے اقوال مبارکہ سے بیان ہوا۔ اللھم ارنا الحق

حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا

اجتنابہ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین
وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

الحمد للہ رب العالمین کہ ہم اہلسنت وجماعت وہی عقائد رکھتے
ہیں جو عقائد کہ محبوب سبحانی قطب صمدانی غوث اعظم جیلانی کے ہیں،
جو عقائد کہ امام الاولیاء سیدی سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری کے
ہیں، جو عقائد کہ خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز سرکارا جمیری کے ہیں،
جو عقائد سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی کے ہیں، جو عقائد کہ مجدد دین و
ملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین۔

یا اللہ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب صاحب لولاک ﷺ کی سچی
محبت عطا فرما اور اپنے حبیب رحمت للعالمین ﷺ کے صحابہ کرام
اہلبیت عظام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عقیدت وادب عطا کر کے ان کے

نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور دین سے تعصب جیسی بیماری سے

تنبیہ

جو شخص اہلبیت مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اور صحابہ کرام کے ساتھ سچی عقیدت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پل صراط پر سلامتی سے گزر جائے گا۔ رحمت کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اشبتکم علی الصراط اشدکم حبا لا ہلبیتی ولا صحابی۔

﴿جامع صغیر﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں میں سے کرے۔

بجاء حبیبہ الکریم سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔

ابوسعید محمد امین غفرلہ
دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد